اسلامی آرٹ : فن خطّاطی اور ایران

ڈاکٹر اسما کاظمی

اسلامی تہذیب کا شمار دنیا کی عظیم تہذیبوں میں ہوتا ہے۔ اسلام ایک تہذیب ساز نظریۂ کائنات بھی ہے اور ایک سیرت ساز نظام اقدار بھی۔ اس تہذیب کے درخشندہ پہلوؤں میں اسلامی فکر اور اسلامی آرٹ نمایاں نظر آتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی فکروفن کے نمونے جابجا ملتے ہیں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی طرح مسلم دانشوروں اور فنکاروں نے بھی متنوع پیرایوں میں اپنے خالق سے محبت اور روحانی رشتہ کا اظہار کیا ہے۔ اسلام کے علاوہ اکثر مذاہب میں فنکاروں نے حقیقت مطلق (Ultimate Reality) خدا کی قدرت کا کسی نہ کسی طرح کا نمونہ سامنے رکھ کر اپنے تخلیقی شاہکاروں کے ذریعہ اس کے ساتھ اپنی محبت، بندگی وعقیدت کو پیش کیا ہے۔ اس ضمن میں ہندو ازم، عیسائیت اور بدھ مت وغیرہ مذاہب ہمارے سامنے ہیں۔ ہندو مذہب کو لیجئے: موہن جو داڑو اور ہڑپا تہذیب سے لے کر ماڈرن انڈین آرٹ یعنی بنگال اسکول (۱۸۹۵ء) تک اور ساتھ ہی بیسویں صدی سے آج تک لگ بھگ تمام آرٹ کی قسموں میں ایشور یا بھگوان اور دیگر دیوی دیوتاؤں کے ان گنت روپوں کو اس مذہب کے ماننے والوں نے پیش کیا ہے۔ اسی طرح عیسائی آرٹ میں حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مان کر عیسائی فنکاروں نے طبع آزمائی کی ہے اور ہر دور میں چاہے وہ ۲۰۰ء سے ۷۰۰ء ہو یا اس کے بعد سے جدید دور تک، ہر جگہ کسی نہ کسی طرح حضرت عیسیٰ، حضرت مریمؑ اور عیسائی مذہب کے علم برداروں کی شبیہوں کو مصوری، سنگ تراشی، فن تعمیر اور آرٹ کی دوسری اصناف کے ذریعہ پیش کیا جاتا رہا ہے۔ ٹھیک اسی طرح بدھ آرٹ کو لیجئے جو دوسو سال قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے۔ اجنتا کے غاروں کے دیواری نقوش (Murals) سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کن کن طریقوں سے گوتم بدھ کی مرقع سازی کر کے، ان کو مختلف شکلوں میں پیش کیا گیا ہے۔ مندرجہ بالا خاکہ سے ہم یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ مذکورہ مذاہب میں ان کے ماننے والوں نے اپنے خدا یا دیوی دیوتاؤں یا کسی مذہبی شخصیت کو اپنے اپنے فن میں مجسمہ یا نمونہ بنا کر اپنی عقیدت اور بندگی کا اظہار کیا ہے۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اس کی بنیاد توحید پر ہے۔ خدا ایک ہے، واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، وہ مرئی نہیں، یعنی ہماری ظاہری آنکھیں اسے دیکھ نہیں سکتی ہیں اور نہ ہی وہ کوئی ''شکل'' (Form) رکھتا ہے۔ اس لئے اسے آرٹ کی مدد سے کسی شکل یا مجسمہ کے طور پر پیش کرنا اسلامی معتقدات اور شعائر کے منافی ہے۔ علماء نے مصوری کے فن کی حوصلہ شکنی اسی ڈر سے کی کہ لوگ کہیں بنائی ہوئی تصویروں کو پوجنا شروع نہ کردیں۔

اسلامی آرٹ کا بنیادی مقصد یہ رہا ہے کہ انسان اپنے خالق کی ودیعت کردہ تخلیقی قوتوں کو آزادانہ طور پر بروئے کار لائے اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھائے اور اس کا شکر بجالائے۔ ایک مسلم فنکار اپنے آرٹ کے ذریعہ اپنے خالق و مالک کو یاد کرتا ہے، اپنی گہری عقیدت اور بندگی کا اظہار، اللہ کے عنایت کردہ تخلیقی جوہر کو بروئے کار لاکر، کرتا ہے اور اس طرح وہ اپنی روحانی زندگی کو جلا بخشتا ہے۔ اپنے تخلیقی فن پاروں میں خاص طور سے اللہ کی قدرت کے نظاروں یا علامتوں (Symbols) کے ذریعہ اپنے معبود حقیقی کا شکر بجالاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل کرتا ہے جو اس کی زندگی کا ماحصل ہے۔ اس طرح اسلامی آرٹ کا مقصد اللہ کی پہچان، اس کی قدرت وتخلیق کے رازوں کا انکشاف واعتراف ہے اور اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان روحانی رشتوں کی تقویت اور ان کا اظہار اس کی روح ہے۔ جملہ فنون اور افکار اسی خالق مطلق سے مربوط ہیں اور وہی ان سب کا منبع ہے۔

اسلامی فنون اور اسلامی فکر کے مآخذ (Sources) قرآن اور احادیث رسولؐ ہیں۔ اس لحاظ سے اسلامی آرٹ کی تمام اقسام کا منبع توحید اور رسالت دونوں قرار پاتے ہیں، جن کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلم فنکاروں نے آرٹ کے مختلف میدانوں میں اپنے کارناموں سے دنیا کو روشناس کرایا ہے اور تحسین حاصل کی ہے۔ اس ضمن میں آرٹ کی مشہور اقسام مثلاً فن خطاطی (Calligraphy)، فن مصوری (Painting)، فن تعمیر (Architecture)، صوفی شاعری (Sufi-Poetry)، موسیقی (music)، سجاوٹ یا آرائشی فنون (Decorative Arts) جن میں خاص طور سے عمارت کی نقاشی کے مختلف اجزاء شامل ہیں مثلاً ہندسی نقوش (Geometrical Designs)، سانچہ والے نقوش (Carved and Moulded Designs) بیل بوٹے کے نقوش (Leaf Scroll Motifs) وغیرہ شامل ہیں۔ پھر فن کوزہ گری (Ceramic Art) ہے۔ مختلف دھاتوں مثلاً تانبہ، سیسہ، چاندی، لوہا، سونا وغیرہ کے برتن،

فن قالین بافی (Carpet Art)، فن پارچہ بافی(Textile Art)، لکڑی سے بنی ہوئی اشیاء اور ان پر کندہ کاری (Wood Carving)، فن نقاشی کتاب (Book Illustration)،فن جلد سازی (Book Binding)،فن تزئین کتاب(Book Illumination)اورفن جواہرات گری(Art of Jewellery Making) وغیرہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ان سب اور متعدد دوسرے فنون میں مسلم فنکاروں نے اسلامی طرز زندگی کے تمام پہلوؤں کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور آج بھی کرر ہے ہیں۔

مندرجہ بالا اسلامی فنون اور اسی طرح کے دوسرے بے شمار اصناف میں ایران کا نام سرفہرست ہے۔ ایرانی فنکاروں نے ہر قسم کے فنون میں اس بات کا بدرجہ اتم خیال رکھا ہے کہ انسان کی روحانی زندگی تابندہ تر ہوتی رہے اور حسن و جمال کی بے شمار نیرنگیوں، بوقلمی اور حیرت فزونیوں کے خالق کے ساتھ، جو احسن الخالقین ہے، انسان کا ہر ممکن روحانی رشتہ استوار رہے۔ مذہب جو اس روحانی رشتہ کو تقویت دیتا ہے اور آرٹ جسے ایرانی فنکار عبادت کا ذریعہ مانتا ہے، دونوں کی آمیزش نے ان گنت فن پاروں کی تخلیق میں اس کی معاونت کی ہے۔ ایرانی مسلم فن کاروں کے باطن کو توحید اور رسالت نے جلا بخشی اور وہ اپنے تخلیقی جواہر کو بروئے کار لائے، جس کے مختلف نمونے آرٹ کے متعدد اصناف کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں۔ اسلامی آرٹ میں ایران کی خدمات کے ضمن میں ہم یہاں آرٹ کی ایک نہایت ہی مشہور صنف ''فن خطاطی'' کا مختصر جائزہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ اندازہ کیا جاسکے کہ کس طرح اسلامی فکر و فن سے مربوط تہذیب کے نمائندوں نے اپنے تخلیقی ہنر سے اسلامی روح کو دنیا کے سامنے رکھنے کی ہر ممکن اور بہترین کوشش کی ہے۔

اسلامی فن خطاطی (Islamic Calligraphy)

امام علی ابن ابی طالبؑ کا کہنا ہے کہ'' خوش نویسی عمدہ ہاتھ کی زبان اور پاکیزہ ذہن کا اظہار ہے''[1] عام طور سے خطاطی ہاتھ کی خوبصورت لکھائی کو کہتے ہیں۔ یوں تو ہر زبان میں اس کی اہمیت اور قدر ہے مگر اسلامی روایت میں اسے باقاعدہ فن کا درجہ دیا گیا ہے اور اس کی ترقی پر فنکاروں نے بطور خاص توجہ صرف کی ہے۔ آرٹ کی اس صنف کی شروعات بھی اس دلچسپی سے ہوئی کہ نزول قرآن کے دوران جب رسول اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی تھی تو آپ ان آیات مبارکہ کو اپنے ذی شعور خواص یا

1. Seyyed Hossein Nasr, Islamic Art and Spirituality, Golgoon Press, Suffolk, England, 1987,p.17.

صحابۂ کرام کو سناتے جو انہیں حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف اشیاء جیسے لکڑی، پتوں، چمڑے اور پتھروں وغیرہ پر تحریر کر کے محفوظ کرلیا کرتے تھے۔ اس طرح اسلام، قرآن اور رسول خداؐ سے عشق و محبت یا روحانی تسکین کے لئے یہ دستور فطری طور سے مستحکم ہوتا چلا گیا کہ قرآن شریف کے ہر حرف، ہر لفظ یا ہر آیت کریمہ کو خوبصورت سے خوبصورت انداز میں تحریر کیا جائے۔ لہٰذا قرآن مجید کی ابتدائی کتابت اس روحانی جوش وولولہ سے شروع کی گئی جو اس کے جاودانی حسن کے شایان شان تھی۔ ان تحریروں سے تقدس کی جھلک انسانی قلب ونظر کو منور کرنے لگی اور فن خطاطی اسلام کے چاہنے والوں کے لئے روحانی تسکین وطمانیت کا باعث بنی۔

عربوں نے بھی اس فن میں کافی دلچسپی دکھائی مگر جو جوش وولولہ فن خطاطی کی ترقی میں عجم نے دکھایا، اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ مسلم دنیا میں فن خطاطی کی ابتداء خط کوفی سے ہوئی اور آج جتنے بھی خط مسلمانوں میں مذہبی، اخلاقی وتہذیبی روح کو زندہ رکھے ہوئے ہیں، ان سب کا منبع وماخذ اسی خط کو کہہ سکتے ہیں۔ اس خط کی ایجاد ابتداء عراق کے شہر کوفہ میں ہوئی اور کوفہ ہی کی نسبت سے اسے ''خط کوفی'' کہا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس خط کو کوفہ سے مکہ لانے والا حرب بن امیہ تھا مگر سید حسین نصر کے مطابق اس سب سے پرانے قرآنی رسم الخط کی ابتداء وایجاد حضرت علیؓ نے کی جو اسرار لدنی سے واقف تھے اور اس متبرک فن کے مابعد الطبیعاتی پہلوؤں کا علم رکھتے تھے۔[1] اسلام کے ابتدائی دور میں خط کوفی پوری طرح رائج ہو چکا تھا۔ اس کے ارتقائی منازل کا اندازہ دوسری صدی ہجری تک کے قرآن پاک کے قلمی نسخوں سے لگایا جاسکتا ہے جو دنیا کے مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔ خط کوفی میں تحریر کئے گئے ان خوبصورت نادر نسخوں کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلامی خطاطی کس شان سے معرض وجود میں آئی۔

خط کوفی کے بعد 'خط نسخ' وجود میں آیا اور پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کے بعد قرآن مجید کی کتابت کے لئے اسی خط کا استعمال ہوا، اس طرح خط نسخ پوری طرح اسلامی دنیا میں چھا گیا۔ خط کوفی اور خط نسخ کے بعد فن خطاطی کی دنیا میں اور کئی خطوط عالم وجود میں آئے۔ ان میں خط ریحان، ثلث، محقق، دیوانی، مغربی، گلزار، تاج شکستہ اور نستعلیق وغیرہ مشہور ہیں، جن میں مسلم فنکاروں خاص کر ایرانی نثراد شائقین نے قرآن، احادیث رسولؐ، اقوال آئمہؑ اور صوفیانہ شاعری کو خوبصورت انداز

1. Ibid., p. 24.

میں تحریر کیا اور اکثر نمونوں میں اب بھی بڑے ذوق وشوق سے طبع آزمائی کررہے ہیں۔ ایرانی فنکار ہر لفظ کی بناوٹ اور سجاوٹ پر پورا دھیان دیتا چلا آیا ہے اور اسے عبادت سمجھ کر اس کی تکمیل کرتا رہا ہے۔ اس لئے اسلامی دنیا میں فن خطاطی کو جس میں خاص طور سے ' اللہ کا کلام، اور' آدمی کا ہاتھ' دونوں شامل ہیں ایک متبرک فن (Sacred Art) کا درجہ دیا گیا ہے۔

ایرانی مسلم فنکاروں نے فن خطاطی کو اسلامی آرٹ کی دنیا میں خصوصاً اور عالمی آرٹ کی دنیا میں عموماً اعلیٰ مقام تک پہنچا دیا ہے اور ایک الگ صنف کی حیثیت سے اس متبرک فن کی پہچان کرائی ہے۔ آج بھی اس فن میں نت نئے تخلیقی تجربے کئے جارہے ہیں اور جدید تکنالوجی کی مدد سے اسے خوبصورت انداز میں سجا سنوار کر پیش کیا جارہا ہے۔ مختلف مذہبی عمارات مثلاً عید گاہ، مدرسہ، امام بارگاہ وغیرہ کے علاوہ فنکاروں نے فن خطاطی سے اپنے گھروں محلوں کی دیواروں، چھتوں، دروازوں وغیرہ کی تزئین بھی کی اور آج بھی کررہے ہیں۔

خط کوفی میں، خاص طور سے آٹھویں صدی ہجری اور عباسی دور کے مشہور خطاطوں میں بصرہ کے خوشنامؔ، کوفہ کے المہدی،[1] بغداد کے ابوعلی محمد اور نسخی رسم الخط، جس کو دور سلجوقی میں کافی اہمیت حاصل تھی، کے ماہرین مانیؔ[2] محمد ابن خازنؔ، یاقوتؔ، عبد اللہ سراقیؔ، گیارہویں صدی کے علی خسرویؔ اور سترہویں صدی کے حافظ عثمانؔ[3] وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ اسی طرح نستعلیق، جو کہ عربی زبان کے دو الگ الگ رسم الخط نسخ، اور تعلیق کا مرکب اور سرزمین فارس کی پیداوار ہے، تیموری سلاطین کے دور میں عروج پر تھا۔ چودہویں صدی سے ہی ایرانی خطاط اس رسم الخط میں طبع آزمائی کررہے ہیں۔ چودہویں صدی کے آخری اور پندرہویں صدی کے ابتدائی دور کے مشہور خوش نویسوں میں میرعلی تبریزیؔ (جن کی تحریر کا نمونہ مسجد گوہر شاد واقع مشہد میں ہے) جعفر بن تبریزیؔ (شاہنامہ ۱۴۳۰) سلطان ابراہیمؔ (جو شاہ رخ کے بیٹے تھے جن کے ہاتھ کا لکھا ہوا (۱۴۲۴) قرآنی نسخہ آج بھی امام رضاؑ کے روضہ میں محفوظ ہے)، عبد الکریم، اور بعد کے دوسرے ماہر خطاط جیسے سلطان علیؔ مشہدی، سلطان محمدؔ نیشاپوری، میر علیؔ ہروی، میر عماد الحسنیؔ اور علی رضا عباسی کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔[4] تیموری اور صفوی

1. Runes, D.D., & Schrickel (ed.). Encyclopedia of the Arts, Philosophical Library, New York, 1946. p. 486,

2. M.M. Sharief, (ed.) A History of Muslim Philosophy. (Vol.II). Otto Harrassowtiz: Weisbaden (Germany), Pakistan Philosophical Congress. 1966, p.1181-2.

3. Runes . D.D., Schrickel, p.486. 4. Ibid., pp. 486-7.,

بادشاہوں نے اسلامی فن خطاطی کی ترقی میں کافی دلچسپی لی اور خط نستعلیق کے علاوہ خط شکستہ کو بھی آگے بڑھایا۔ یہ خط گیارھویں صدی میں وجود میں آیا اور آج بھی ایران میں کافی مقبول ہے۔

بیسویں صدی میں فن خطاطی نے نت نئے انداز اختیار کیے اور ایرانی خطاطوں نے اس اعلیٰ فن کو مختلف طریقوں سے پیش کرنے کی کوشش کی۔ اور آج بھی ایک اچھی خاصی تعداد اس میدان میں جانفشانی سے اپنے جوہر دکھارہی ہے۔ ہم عصر ایرانی اقلیم خطاطی میں یوں تو ان گنت فن کار ہیں مگر ستاون (۵۷) کے قریب فن خطاطی کے ایسے مشہور ماہرین ہیں، جنہوں نے اس فن کی مختلف قسموں مثلاً خط کوفی، نسخ، نستعلیق، شکستہ، ثلث، طغرہ اور عماراتی خط میں اپنے کمال دکھائے ہیں۔ ان میں سے چند فن کاروں کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ فن خطاطی میں بیسویں صدی کی پہلی دہائی میں ایک مشہور نام سید حسین میرخانی کا ہے جو نستعلیق رسم خط میں ماہر تھے۔ ان کی پیدائش ۱۹۰۷ میں تہران میں ہوئی۔ ان کے والد مرتضےٰ کافی عرصہ ہندوستان میں بھی رہے۔ کہتے ہیں جب سید حسین کی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اس وقت انہوں نے شیخ سعدی کی کتب کو اپنے ہاتھوں سے لکھا تھا۔ بعد میں انہوں نے خط نستعلیق میں ہی ایک بار ۱۹۵۹ میں دوسری بار ۱۹۶۰ میں قرآن مجید کو لکھا۔ میرخانی نے فن خطاطی کے کارناموں کی بدولت ایران سے ''پہلے درجہ کا فن'' (First Grade Art) کامیڈل حاصل کیا اور قرآن شریف کے نسخوں کے لئے مصر کی الازہر یونیورسٹی نے انہیں اعلیٰ انعام اور سند سے نوازا۔

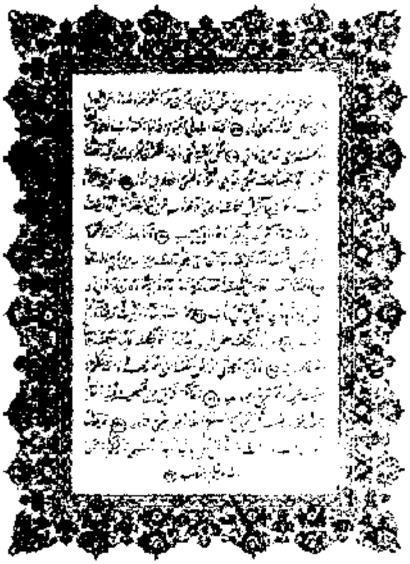

سید حسین میر خانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآنی آیات کا ایک نمونہ

۲۔ عباس اخوین، ایک اور مشہور خطاط نے، بیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں خط نستعلیق میں اپنا کمال دکھایا۔ ان کی پیدائش ۱۹۳۶ میں مشہد میں ہوئی۔ ''یہ اعلیٰ کاؤنسل (Supreme Council) کے

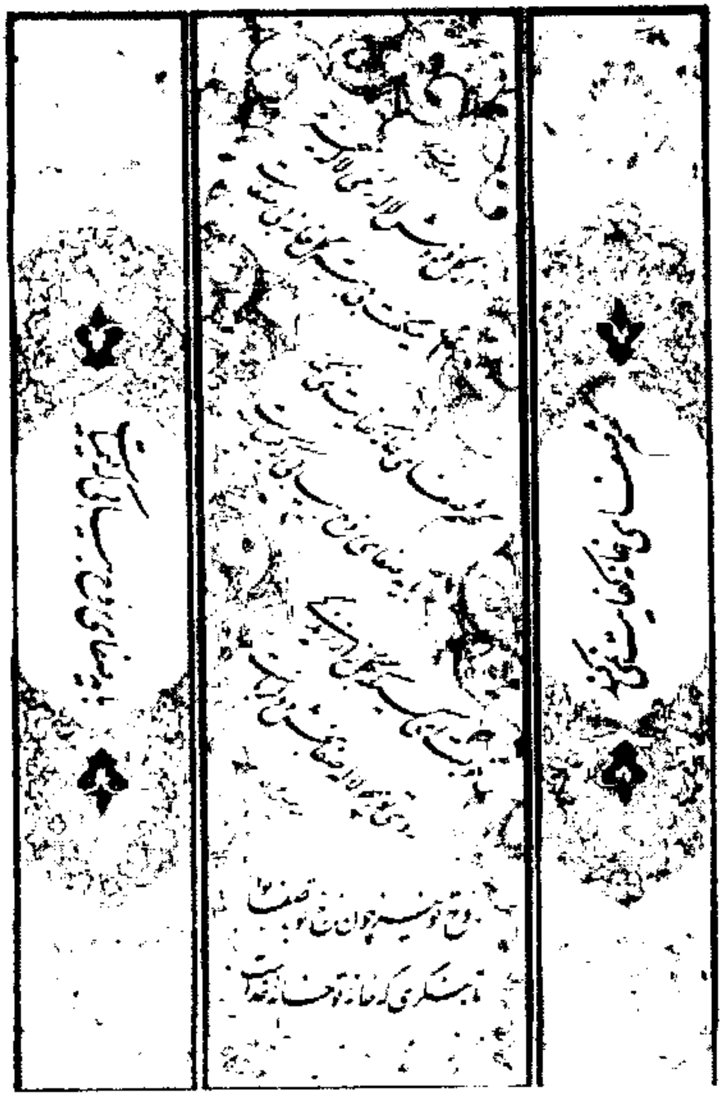

ڈائریکٹر اور ایرانی خطاط سوسائٹی کے ٹرسٹی بورڈ کے ایک اعلیٰ رکن رہے ہیں۔

عباس اخوین کے نستعلیق کا ایک نمونہ

۳۔ ایرانی تہذیب وتمدن کو مختلف فنون کے وسیلہ سے دنیا میں عام کرنے کا کام حسین کاشیان نے انجام دیا۔ فن خطاطی کے علاوہ کاشیان نے مصوری اور نقش کوچک (Miniature Painting) میں بھی

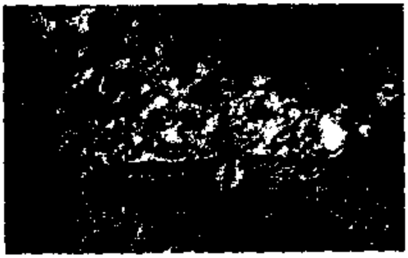

اپنے جوہر دکھائے۔ ان کی پیدائش ۱۹۴۲ میں تہران میں ہوئی اور آرٹ میں ان کا شمار عصر حاضر کے ایران کے چند اعلیٰ فن کاروں میں ہوتا ہے۔ حسین کاشیان فن کی دنیا میں چالیس سال سے زیادہ کا تجربہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے اٹھاون (58) سے زیادہ نمائش (Exhibitions) کیں جن میں چھبیس (26) گروپ نمائشیں، گیارہ انفرادی اور دیگر ملی جلی نمائشیں ہیں جنہیں انہوں نے مختلف ممالک مثلاً مصر، پاکستان، الجیریا، جرمنی، امریکہ، سوئٹزرلینڈ، چین اور دبئی وغیرہ میں شائقین کے سامنے رکھا۔ کاشیان نے خط نستعلیق میں اپنے نمایاں جوہر دکھائے۔

۴۔ خط نستعلیق، خط شکستہ اور خط سیاہ مشق میں جس جدید ایرانی خطاط نے اپنی تخلیق کے جوہر دکھائے،

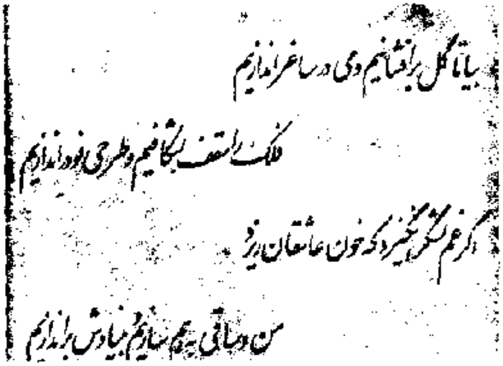

اسے فن خطاطی کے شائقین جمال آبیری کے نام سے جانتے ہیں۔ ان کی پیدائش تہران میں ۱۹۴۵ میں ہوئی اور انہوں نے فردوسی، حافظ، فرزدق، فریدوں موشیری، رودکی، کے کلام کو مندرجہ بالا رسوم الخط میں تحریر کیا۔ خاص کر حافظ کی عشقیہ شاعری یا محبت نامہ (Love Story) کو عمدہ انداز جمال آبیری کے تحریر کردہ خط نستعلیق کا نمونہ میں پیش کر کے داد حاصل کی۔ ایرانی دنیائے خطاطی میں ان کو کافی مقبولیت حاصل ہے۔

۵۔ ۱۹۶۶ میں ہمدان میں پیدا ہونے والے ایک اور مشہور ایرانی فنکار جلیل رسولی نے خط شکستہ اور خط نستعلیق میں اپنے کمال کا مظاہرہ کیا اور اپنے تحریری نمونوں کو مختلف رنگوں سے سجا کر پیش کیا۔ ان کی خطاطی کو دیکھنے کے بعد پتا چلتا ہے کہ ایک ایک حرف یا لفظ پر رسولی نے کس قدر محنت اور لگن سے اپنے تخلیقی جوہر دیکھائے ہیں۔ فارسی اور عربی زبان میں ان کی خطاطی مسلم دنیا میں تحسین حاصل کر چکی ہے۔

۶۔ اسمٰعیل نیک بخت زاویہ ایک اور نامور ایرانی خطاط تبریز میں ۱۹۴۷ میں پیدا ہوئے۔ فن۔ خطاطی کی شروعات ۱۹۷۳ میں فارسی کلام میں طبع آزمائی کے ساتھ ہوئی۔ اور مشہور کتب مثلاً گلستان سعدی، شاہنامہ، رباعیات عمر خیام، محمود شبستری کی نظموں کا مجموعہ گلشن راز، اور مناجات علی کو خوبصورت انداز میں تحریر کیا۔ اپنی نستعلیقی تحریر کو خوبصورت انداز میں رنگوں کے ذریعہ مزین کرنے کا فن اسمٰعیل نیک بخت زاویہ کو خوب آتا ہے۔

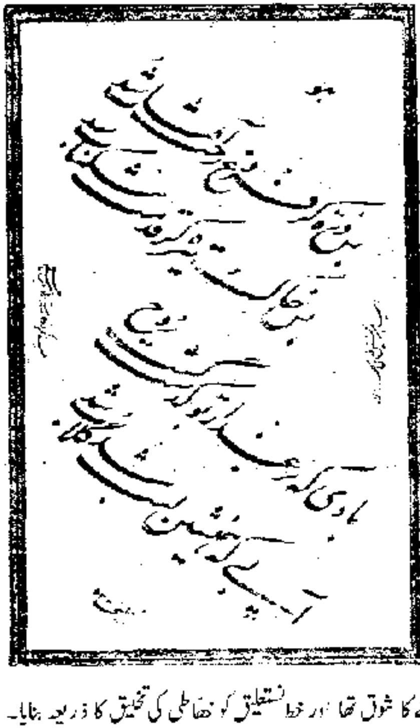

۷۔ سید عبد السلام غازی بھی فن خطاطی کی دنیا میں کافی مشہور ہیں۔ وہ شیراز میں ۱۹۵۳ میں پیدا ہوئے بچپن سے لکھنے کا شوق تھا اور خط نستعلیق کو خطاطی کی تخلیق کا ذریعہ بنایا۔

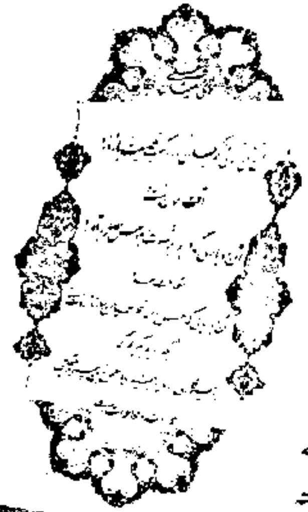

اپنی تحریر کو حاشیہ کی عمدہ تزئین کے ساتھ پیش کیا۔

نادری خطاطی کے پروفیسر ہیں اور شیراز

کیلیگرافرس (Calligraphers) سوسائٹی میں

عرصہ دراز سے اعلیٰ رکن کی حیثیت سے اپنے

فرائض انجام دے رہے ہیں۔

۸۔ حمید رضا نادری ایک اور مشہور شیرازی خطاط ہیں

جن کی پیدائش ۱۹۵۷ میں ہوئی۔ بچپن ہی سے

خطاطی کا شوق اپنے والد سے ملا تھا۔ ۱۹۸۶ سے

نستعلیق رسم خط میں جو ہر دکھا رہے ہیں۔ خط شکستہ

میں بھی مختلف طرز میں اپنے شوق کو پورا کیا۔ نادری

کو ۱۹۸۹ میں ایران خطاط ایسوسی ایشن نے انعام

سے نوازا۔ انہوں نے فن خطاطی کی کئی نمائشوں

میں حصہ لیا۔ وہ اپنی تخلیقی کاوشوں کی بدولت

خط نستعلیق اور خط شکستہ میں شیراز کیلیگرافرس

(Calligraphers) ایسوسی ایشن کی جانب سے،

پروفیسر مقرر ہوئے۔ انہوں نے زیادہ تر قرآن پاک کی

آیات کو اپنی خطاطی کا مرکز بنایا۔

۹۔ جدید ایرانی دنیائے فن خطاطی میں ایک اور نامور خطاط

امیر احمد فلسفی ہیں۔ ۱۹۵۹ میں ان کی پیدائش ہوئی اور

باقاعدہ طور پر انہوں نے نستعلیق رسم الخط میں ۱۹۷۳ سے

خطاطی کی شروعات کی۔ ۱۹۸۰ سے ایرانی خطاط سوسائٹی میں

فن خطاطی کا درس دینا شروع کیا اور ساتھ ہی ساتھ اس فن

پر اپنی کتابوں کے علاوہ تیئیس (23) کتابوں کو خوبصورت

انداز میں تحریر کیا۔ ان کتابوں میں باباطاہر کا دیوان(Collection)، گلستان سعدیؔ ، دیوان حافظ ، دیوان اقبالؔ لاہوری ،شاہنامہ کے کچھ مناظر، رباعیات عمر خیام اور چند دیگر فارسی کتب شامل ہیں۔ خط نستعلیق میں فلسفی نے پانچ انفرادی نمائشیں ہندوستان، فرانس اور اپنے وطن میں کیں اور شائقین سے داد حاصل کی۔

۱۰۔ اپنے منفرد انداز میں فن خطاطی میں ماہر استاد بہرام حنفی نے خط شکستہ میں نام کمایا اور اپنی یگانہ تکنیک سے فن خطاطی کی دنیا میں چار چاند لگائے ۔ ۱۹۶۲ء میں ان کی پیدائش ہوئی۔ بچپن سے ہی خطاطی اور دستکاری کا شوق تھا۔ ۱۹۵۸ء سے آرٹ کے مختلف میدانوں میں اپنی تعلیمی سرگرمیاں تیز کیں اور بی . اے . کی ڈگری حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ فن خطاطی کی تدریس کا کام بھی انجام دیتے رہے۔ تہران ، دوہا، قطر، دبئی اور دوسری کئی جگہوں پر خطاطی کی نمائشیں کیں۔ خط نستعلیق میں بڑی شان وشوکت سے اپنے فن کا مظاہرہ کیا،مگر خط شکستہ میں اپنے نمایاں اسلوب کی بناء پر ان کی ایک الگ ہی پہچان بن گئی۔ ہر حرف کی بناوٹ وسجاوٹ متعدد انداز میں کرتے رہنا ان کی فطرت میں شامل ہے۔ انہوں نے فن خطاطی کے علاوہ مصوری، فن تعمیر، قالین بافی، مختلف دھاتوں سے خوبصورت اشیاء بنانا وغیرہ میں بھی اپنا کمال دکھایا۔

۱۱۔ جدید ایرانی فن خطاطی کی دنیا میں نہ صرف مرد فنکاروں نے ہی اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ ایرانی خواتین بھی ہر فن کی طرح اس فن میں بھی پیش پیش ہیں۔ محترمہ الہہ خاتمی اور محترمہ گلناز فتحیؔ نے فن کے دوسرے اقسام کے ساتھ فن خطاطی میں بھی اپنے کمال دکھائے۔

الہہ خاتمی نے خط نستعلیق میں اپنے کمالات کا مظاہرہ کیا، جب کہ گلناز (پیدائش ۱۹۷۲، تہران) نے نستعلیق کے ساتھ ساتھ خط شکستہ میں بھی اپنی تخلیق کے جوہر دکھائے۔ ترکی، امریکہ اور کئی دوسرے ممالک کے ساتھ ساتھ اپنے وطن ایران میں بھی اکثر جگہوں پر اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ تقریباً چودہ بار ان نمائشوں میں حصہ لے کر کئی انعامات بھی حاصل کیئے اور ۱۹۹۵ میں ''بہترین خاتون خطاط'' (The Best Woman Calligraphist) کا خطاب بھی ایران میں حاصل کیا۔ ایران کی دس بڑی خواتین فنکاروں میں الہہ خاتمی اور گلناز فتحی کا شمار ہوتا ہے۔

۱۲۔ محترمہ لیلیٰ عباسی ایران کی ایک دوسری مشہور معروف خطاط ہیں آپ ۱۹۷۲ میں ایران کہ صوبہ کردستان کے شہر بیجار میں پیدا ہوئیں۔ ہنر خطاطی سے آپ کا انتہائی ذوق وشوق اور دلی لگاؤ اس چیز کا باعث ہوا کہ آپ کم عمر ہی میں ایران کے مشہور شکستہ نویسان کی فہرست میں شمار کی جانے لگیں اور آپ کا بے انتہا ذوق وشوق ہی تھا کہ انجمن خوشنویسان ایران تہران نے آپ کو بہ عنوان استاد تدریس کی دعوت دی۔ آپ نے ایران کی بہت سی اہم ومعتبر نمائشوں میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ آپ کو گرانقدر اعزازات سے نوازا گیا۔ پانچ سال تک آپ نے ڈاکٹر سید جعفر شہیدی کے ترجمہ نہج البلاغہ کی باریک قلم کے ذریعہ شکستہ نویسی کی غیر معمولی خدمت انجام دی (جس کے خط کا ایک [مندرجہ بالا] نمونہ اس نفیس کتاب سے آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔)

۱۳۔ مذکورہ بالا فن خطاطی کے مشہور جدید ایرانی ماہرین فنکاروں کے علاوہ دیگر نامور، ہستیوں میں علی اکبر اسماعیلی قوچانی (خط نستعلیق)، علی قہرمانی (خط نستعلیق)، فتح علی واشقانی فراحانی (خط نستعلیق)، حسن زرین (خط نستعلیق) اور سجاوت، ابراہیم بخت شکوہی (خط نستعلیق)، جہانگیر نظام العلماء خط نستعلیق وغیرہ ایسے مشہور نام ہیں، جنہوں نے اسلامی خطاطی کو ایران اور بیرون ایران عام کیا اور دنیا

کے دیگر فن کی اقسام کے ماہرین کو اس بے مثال فن سے آشنا کرایا۔ اور شائقین نے ان ماہرین فن خطاطی سے داد حاصل کی۔ انکی خطاطی کے نمونے پیش خدمت ہیں:)[1]

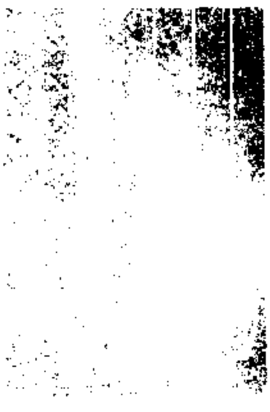

مندرجہ بالا مشہور ایرانی خطاطوں کے علاوہ ان گنت تعداد شائقین کی ہے جو اس فن کو، عبادت سمجھ کر، نت نئے انداز میں پیش کررہے ہیں۔ ان اسلامی فن خطاطی کے ماہرین کے نزدیک آرٹ کی یہ صنف انہیں روحانی دنیا سے قربت عطا کرتی ہے۔اور اسی لئے وہ مذہب کی اہمیت اور اپنے آرٹ کو خدا سے قربت کا ذریعہ سمجھ کر اسے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنانے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ اسلامی آرٹ کا فیضان ہے جو خالق کے رشتوں کو جلا بخشنے میں معاون ثابت ہورہا ہے۔فن خطاطی اسلامی آرٹ کی ایک مضبوط کڑی ہے۔اس آرٹ کی بقاء روحانیت کا ذریعہ ہے۔

1. Contemporary Iranian Calligraphers: (Source: Interet: Caroun.com)